روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ یکم۔ اپریل 2000ء - 25 ذی الحج 1420 ہجری - یکم۔ شہادت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 72

سات مہلک باتیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو - ہم نے کہا یارسول اللہ وہ باتیں کیا ہیں تو فرمایا- اللہ کا شرک کرنا' جادو ٹونا کرنا' کسی بے گناہ کا قتل جس کا خدا نے حق نہیں دیا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے دن فرار ہونا اور معصوم پاکدامن مومنات پر الزام لگانا-

(صحیح بخاری کتاب الحدود باب رمی المحصنات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے۔ شرک کی کئی قسم ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو' عیسائی یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں۔ جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے' اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے' لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بے ہودگیوں کا اقرار کریں' لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں' مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے' کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب کی نہ کی جاوے' ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے۔ اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بے کار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے' بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے۔ آخرت کے لئے بھی اسباب ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لئے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے' تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں۔

اسی طرح پر یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے۔ نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 56-57)

روزانہ 5 بجے شام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ ایم ٹی اے پر ہر روز شام 5 بجے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نہ کوئی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ تفصیل یوں ہے۔

جمعہ-	خطبہ جمعہ - ساڑھے چھ بجے مجلس عرفان
ہفتہ-	جرمن دوستوں سے ملاقات
اتوار-	ینگ لجنہ سے ملاقات
سوموار-	فرنچ دوستوں سے ملاقات
منگل-	بنگالی دوستوں سے ملاقات
بدھ-	اطفال سے ملاقات
جمعرات-	لقاء مع العرب

اردو کلاس روزانہ صبح 7 بجے اور 2 بجے دوپہر ہوتی ہے۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہر دو مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-129 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ - ربوہ)

☆☆☆☆☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆☆☆☆☆☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 102)

برمحل تربیت

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت مولانا مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے یہ دلچسپ واقعہ سنایا کہ

"میں...... حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا...... ایک رمال آگیا میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسے بلا لو اور میں نے اپنے اوپر سفید چادر اوڑھ لی وہ آیا میں نے اپنا ہاتھ باہر کرکے کہا لے بھائی میرا ہاتھ دیکھ میرا خاوند کب آوے گا اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا جب وہ بہت سی باتیں بتا چکا...... تو میں نے اپنے سر پر سے کپڑا اتار لیا تو وہ ہکا بکا سا ہو گیا اور بہت ہی شرمندہ ہوا اور میرے ساتھی ہنس پڑے تو وہ شرمندہ ہو کر وہاں سے چلا گیا"

اس واقعہ سے حاضرین مجلس بھی بہت محظوظ ہوئے اور ہنس پڑے مگر حضرت مسیح موعود نے اس پر بہت طویل تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"جو خدا کے ہو جاتے ہیں خدا بھی ان کا ہو جاتا ہے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے کبھی کسی خدا دوست کو مانگتے نہیں دیکھا اور نہ خدا دوستوں کی اولاد کو ہی مانگتے دیکھا ہے اگر یہ لوگ ایسے ہی غیب دان ہوتے تو یہ تمام خزانے زمین کے اپنے قبضہ میں نہ کر لیتے یہ لوگ دوسروں کو غیب کی باتیں بتاتے پھرتے ہیں مگر آپ مانگتے ہی پھرتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ لوگ ان کی باتوں پر تو یقین کر لیتے ہیں اور جو خدائے قدوس سے علم پا کر غیب کی باتیں بتاوے اس کی باتوں پر یقین نہیں کرتے اور سو سو حجتیں کرتے ہیں اور خدا کی باتوں کو ہنسی اور ٹھٹھول میں اڑا دیتے ہیں اور عبرت نہیں پکڑتے۔

(الحکم 7۔ فروری 1937ء)

رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا آزمودہ طریق

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کے اخلاق اتنے بلند تھے کہ آپ ہمیشہ ہی اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے اپنے کسی بھائی کی شکایت مت کیا کرو۔ اگر تمہاری شکایت کرنے سے ہمارے دل میں دعا کرنے سے اس کے لئے روک پیدا ہو جاوے تو وہ دعا سے محروم ہو جائے گا اور تمہاری وجہ سے محروم ہو جائے گا پس تم ہمیشہ ہی اپنے بھائیوں کی بھلائی کو مقدم رکھو اور شکایت سے اجتناب ہی کیا کرو اور اپنے بھائی کے لئے دعا ہی کیا کرو تا وہ اس غلطی سے خدائے قدوس کے فضل سے باز آجائے اور

تم خدائے تعالیٰ کی رضا کے وارث بن جاؤ"

(الحکم 14۔ مارچ 1937ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے رقم فرمودہ زندگی بخش ولولہ انگیز اور پرشوکت مکتوبات سے انتخاب۔ یہ مکتوبات اخبار الحکم 26 مئی 1935ء ص 8 پر سپرد اشاعت کے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت

حضرت مولوی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود کا پرکیف انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اور یاد رکھو میں پورے شعور اور خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر قسم کھاتا ہوں۔ بے وقوفوں اور سفلوں کی طرح نہیں کہ میں جو اس پاک انسان کے پاس بیٹھا ہوں۔ وہ ایک چیز ہے جس نے میری روح کو ذوق اور لذت سے معمور کر دیا ہے وہ بات یہی ہے کہ اس پاک وجود میں خدا تعالیٰ کے پاک دین اس کی سچی اور مہیمن کتاب اس کے کامل اور خاتم النبیین رسول کے لئے ایک بے نظیر غیرت پاتا ہوں۔ ہاں یہی عشق و محبت کی چنگاری ہے جس نے میرے سینہ کو منور کر دیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس دل میں اس نے کہاں تک ترقی کی ہے۔ مجھے بھی بہ حیثیت ایک (احمدی) کے پھر ایک محقق (احمدی) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت اور سچا عشق ہے۔ کلام مجید کے ساتھ ایک دلچسپی اور اس کے لئے میرے دل میں ایک خاص قدر ہے۔ اور نہایت غیرت ہے۔ مگر میں نے خوب اندازہ کر کے دیکھ لیا اور میں پوری بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ

ایک بھی دل نہیں جو ایسا سوز اور ایسا عشق رکھتا ہو۔ جو میرے آقا میرے ہادی و پیشوا مرزا غلام احمد کے دل کو ہے۔

دین کی نصرت اعلاء کلمہ دین حق کے لئے وہ کیا کیا بے آرامیاں سہتا اور دکھ اٹھاتا ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔"

(الحکم 26 مئی 35ء)

ایک خاص وظیفہ

حضرت صوفی نبی بخش صاحب فرماتے ہیں۔

4۔ ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ حضور سے پہلے جب ہم اپنے مشائخ سے ملنے جایا کرتے تو کوئی نہ کوئی وظیفہ پوچھا کرتے آپ بھی کوئی وظیفہ فرماویں آپ نے فرمایا۔

بعد نماز عشاء 300 مرتبہ درود شریف اور 300 مرتبہ استغفار پڑھا کرو۔ اور نماز صبح کے بعد سورہ یٰسین اور سورہ واقعہ پڑھا کرو۔

لیکن وہ ملازمت کا زمانہ تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد فوراً مجھے نیند آجاتی۔ اور حضور کے فرمان کے مطابق عمل نہ کر سکتا۔ اس لئے میں نے یہ خود تجویز کی کہ تہجد کے بعد صبح کی سنت پڑھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیتا۔ اس کے بعد درود شریف۔ استغفار۔ سورہ یٰسین اور واقعہ پڑھ لیا کرتا لیکن یہ میری احتیاط تھی۔ اس لئے ایک سالانہ جلسہ پر جب حضرت اقدس اور ہم سیر سے واپس آئے تو میں نے عرض کیا کہ درود شریف اور استغفار میں صبح کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرتا ہوں کیونکہ عشاء کے بعد مجھے نیند آجاتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے کونسا وقت بتایا تھا میں نے عرض کیا کہ بعد نماز عشاء فرمایا "اصل وقت تو وہی ہے۔ لیکن آپ بعد نماز فجر ہی پڑھ لیا کریں۔"

الحکم 21۔اپریل 1935ء

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ یکم اپریل 2000ء

12-30 a.m	ایم ٹی اے بیلجیئم پروگرام
1-00 a.m.	دستاویزی پروگرام
1-10 a.m.	ایم ٹی اے ورائٹی پروگرام۔
1-45 a.m.	خطبہ جمعہ
2-55 a.m.	مجلس عرفان
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-25 a.m.	خطبہ جمعہ۔
7-25 a.m.	اردو کلاس نمبر 240
8-25 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے نمبر 42
8-55 a.m.	مجلس عرفان۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-40 a.m	ماریشس پروگرام۔
12-40 p.m.	ڈاکومنٹری۔ سفر ہم نے کیا
12-55 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-00 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 240
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	ڈینش سیکھئے
5-10 p.m.	جرمن ملاقات (حضور کے ساتھ) ریکارڈ 25۔ مارچ 2000ء
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	چلڈرنز کلاس ریکارڈ۔ یکم اپریل 2000ء
8-10 p.m.	کوئز خطبات امام
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
10-30 p.m.	اردو کلاس نمبر 241
11-45 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 2۔ اپریل 2000ء

12-55 a.m	عربی پروگرام۔
1-25 a.m.	چلڈرنز کلاس (نئی)
2-25 a.m.	ایم ٹی اے ورائٹی پروگرام۔
2-50 a.m.	جرمن ملاقات (نئی)
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-45 a.m.	کوئز خطبات امام۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-10 a.m.	چلڈرنز کلاس (کینیڈا)
7-10 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر 241
8-25 a.m.	ڈینش سیکھئے۔
8-55 a.m.	چلڈرنز کلاس (نئی)
10-05 a.m.	تلاوت۔ سیرۃ النبیؐ۔ خبریں۔
11-10 a.m.	کوئز خطبات امام
11-30 p.m.	جرمن ملاقات۔
12-30 p.m.	ایم ٹی اے ورائٹی پروگرام۔
12-55 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 285
1-55 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 241
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m.	چائنیز سیکھئے۔
5-10 p.m.	ینگ لجنہ کے ساتھ ملاقات۔ ریکارڈ۔ 26۔ مارچ 2000ء
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	خطبہ جمعہ۔
8-25 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت، سیرۃ النبیؐ
10-22 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 242
11-45 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

تھی اسکی ذات مشعل انوار آگہی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب : سادگی' انکساری' خلافت سے محبت' نظام جماعت کی اطاعت

احباب جماعت کے بیان کردہ ایمان افروز حسین واقعات

چوہدری صاحب کی آخری بیماری کے معالج ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کا مشاہدہ۔

"حضرت چوہدری صاحب کی جس بات سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوا وہ ان کی سادگی اور انکساری تھی ڈاکٹر وسیم صاحب نے نہایت جذب و تاثر کے رنگ میں اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی میں نے آپ کے مقام و مرتبہ کے ضمن میں کوئی بات کہی تو آپ نہایت انکساری اور خاکساری کے ساتھ کہتے میں تو بڑا حقیر انسان ہوں در حقیقت ان میں تکبر کی ذرہ بھر بھی جھلک نہیں تھی۔ معمولی سے معمولی انسان کو بھی اسی رنگ میں بلاتے اور گفتگو کرتے جس طرح وہ بڑے سے بڑے آدمی سے مخاطب ہوتے ایک اور اہم بات یہ تھی کہ ان کو اللہ پر بڑا توکل تھا جب بھی میں علاج پر زیادہ توجہ اور سرگرمی کا مظاہرہ کرتا تو ہمیشہ کہا کرتے کہ "اللہ تعالیٰ پر بھی کچھ چھوڑ ڈاکٹر ساری باتیں اپنی ہی کوشش سے نہیں ہوتیں۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 56)

میں یہ خط پڑھ کر کانپ گیا

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی درد بھری تحریر پڑھیے۔

"حضرت چوہدری صاحب نے اپنے نفس کو اپنا اس قدر مطیع کیا ہوا تھا یہ کیفیت صحیح معنوں میں اپنی مثال آپ ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا ہوں اور بسا اوقات میں اکیلے میں اپنے نفس کو خوب جھاڑتا ہوں اسی بات نے آپ کو نہایت انکساری اور تواضع کے خاص مقام پر پہنچایا۔

ایک مرتبہ یورپ کے ایک صاحب نے آپ کو خط لکھا اور اس بات پر شکوہ کیا کہ آپ ان کے ملک تشریف نہیں لے جاتے۔ خط کے آخر میں ان صاحب نے اپنی نادانی میں یہ لکھ دیا کہ شاید آپ اس وجہ سے ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے کہ آپ بڑے آدمی ہیں اور ہم کم حیثیت کے ہیں وغیرہ۔ حضرت چوہدری صاحب کو خط کے اس آخری فقرے سے سخت تکلیف ہوئی۔

اگلے دن آپ نے ان صاحب کے نام ایک خط لکھ کر پوسٹ کرنے کو دیا اور فرمایا بے شک آپ اسے پڑھ بھی لیں۔ خاکسار نے خط پڑھا اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں یہ خط پڑھ کر سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔ آج بھی اس خط کے مضمون کے تصور سے میرے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ چوہدری صاحب نے ان کے پاس نہ جانے کی معذرت کرنے کے بعد تحریر فرمایا جب میں آپ کے خط کے اس فقرے پر پہنچا کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہوں تو میں نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ ظفر اللہ خان تم اپنے نفس کو اچھی طرح سے ٹٹول کر جواب دو کہ تمہاری حیثیت کیا ہے۔ چنانچہ میں نے اس وقت خط کا جواب فوری طور پر دینا ملتوی کر دیا اور اس سوال پر پورا ایک دن اور ایک رات غور کرتا رہا اور خط کا جواب دینے سے رکا رہا۔ اب میں آپ کے اس سوال کا جواب دے رہا ہوں جبکہ میرے نفس نے مجھے جواب دیا ہے کہ میری حیثیت در حقیقت کیا ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ میرے نفس نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ ظفر اللہ خان تیری حیثیت ایک مرے ہوئے کتے سے بھی بدتر ہے۔ تم میں کوئی بڑائی نہیں جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ محض فضل خداوندی ہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 79)

عجز و انکسار کی مثال

محترم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر کے الفاظ میں ایک واقعہ کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔

"چوہدری صاحب موصوف جب منسٹر کے رینک میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ مقرر ہوئے تو ملکی اور غیر ملکی اخبارات نے آپ کے نام کے ساتھ "ہز ایکسی لنسی" لکھنا شروع کر دیا۔ آپ کی تقاریر سے متعلق بعض انگریزی خبروں کے تراجم الفضل میں بھی شائع ہوئے۔ ان میں بھی دوسرے اخبارات کی طرح آپ کے نام کے ساتھ "ہز ایکسی لنسی" لکھا گیا۔ اس کے بعد جب آپ ربوہ تشریف لائے اور نماز کے وقت بیت المبارک میں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "الفضل" نے میرے نام کے ساتھ "ہز ایکسی لنسی" کیوں لکھنا شروع کر دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک "الفضل" ہی نہیں سارے اخبارات "ہز ایکسی لنسی" لکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے دوسرے اخبارات سے غرض نہیں اور نہ میں انہیں منع کر سکتا ہوں الفضل آئندہ میرے نام کے ساتھ یہ یا کوئی دوسرا لقب بالکل استعمال نہ کرے۔ میں صرف "محمد ظفر اللہ" ہوں۔ دوسروں کو کیا معلوم کہ میرے نام کے ساتھ القابات کا استعمال میری طبیعت پر کس قدر گراں گزرتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد "الفضل" میں آپ کے نام کے ساتھ تمام معروف القابات (جن کے آپ مسلمہ طور پر مستحق تھے) کا استعمال ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا گیا۔ شہرت عام اور بقائے دوام کے دربار میں بلند مقام پانے کے باوجود عجز و انکسار کا یہ اعلیٰ نمونہ ایک عبد منیب ہی دکھا سکتا ہے جو احمدیت کی آغوش میں پروان چڑھا ہو۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 111)

مہمان کا جوتا اٹھا کر پیش کیا

مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سے یہ حیرت انگیز واقعہ سماعت فرمایئے۔

"پاکستان کے سابق وزیر اعظم ملک فیروز خان نون وزیر اعظم بننے سے پہلے قیام پاکستان کے چند سال بعد حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہمراہ حضرت فضل عمر سے ملنے کے لئے تشریف لائے یہ واقعہ مجھے خود ملک فیروز خان نون نے سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ملاقات کے کمرے میں قالین بچھا تھا۔ ملک صاحب فرماتے تھے میں نے سوچا یہاں حضرت صاحب شاید نماز بھی پڑھتے ہوں گے۔ اس لئے میں اپنے جوتے اتار کر اندر داخل ہوا۔ دوران ملاقات کسی خادم کا پاؤں لگنے سے میرا جوتا دور ہو گیا۔ ملاقات سے فارغ ہو کر اٹھے تو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جلدی سے دروازے کی طرف لپکے اور خود میرا جوتا اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ ملک صاحب بڑی حیرانی سے فرمایا کرتے تھے کہ چوہدری صاحب عمر میں' علم و فضل میں اور ہر لحاظ سے مجھ سے بڑے تھے اور میں ان کا حد درجہ ادب و احترام کرتا تھا۔ جب وہ میرا جوتا اٹھا کر لائے تو میں حیرت و ندامت میں ڈوب گیا لیکن میں اس بزرگ بھائی کے اعلیٰ کردار اور انکسار کا پہلے سے زیادہ قائل ہو گیا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 163)

خلافت کے ساتھ مثالی وابستگی و اطاعت

محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت فضل عمر فرماتی ہیں۔

"میں نے حضرت اباجان کو اور حضرت باباجی (حضرت چوہدری صاحب) کو ایک پلیٹ میں کھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ اس کا میری طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا کہ حضرت اباجان کو حضرت باباجی کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ اس محبت کی وجہ سے میں نے بھی آپ سے بے انداز محبت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے کئی بار دونوں کو کھانا کھلانے کا موقع دیا۔ جب بھی حضرت باباجی تشریف لاتے تو حضرت اباجان مجھے بلوا کر کہتے کہ آج چوہدری صاحب کھانے پہ آئیں گے۔ کھانا تم پیش کرنا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اپنے دونوں پیاروں کی خدمت کرنے کا موقع دیا۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 35)

مکرم انیس الرحمٰن صاحب بنگالی کو تلقین:۔

"مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ ہمہ تن گوش ہو کر پنڈال کے قریب اپنی کار میں بیٹھے تقریر سن رہے تھے۔ اس دوران میرا گزر آپ کے قریب سے ہوا۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کو سلام کروں اور مصافحہ کا شرف حاصل کروں۔ آپ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وقت ملاقات کا مناسب نہیں حضرت صاحب تقریر فرما رہے ہیں۔ تم لوگ حضور کی تقریر کو غور سے سنو۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 126)

جلسہ سالانہ کی ہی بات ہے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب تقریر فرما رہے تھے تقریر کے بعد آپ سٹیج سے نیچے اتر کر اپنی جوتی کی طرف جا رہے تھے کہ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت چوہدری صاحب حضور کی جوتی اپنے ہاتھ سے اٹھا کر نیچے جا رہے ہیں۔ میں قریب ہی کھڑا تھا۔ میں نے کہا ہم آپ کے خادم ہیں۔ آپ تکلیف کیوں فرما رہے ہیں۔ فرمانے لگے میاں! حضرت مسیح موعود کی اولاد کی قدر کیا کرو۔ یہ بہت ہی مقدس اور بابرکت ہیں۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 126)

دعا فرمائیں نہیں دعا کریں

مکرم نصیب اللہ قمر صاحب کو نصیحت:۔

"ایک دفعہ خاکسار نے عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمائیں میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں فرمایا کہ دعا تو میں ضرور کروں گا۔ اور کرتا بھی ہوں نہ صرف آپ کے لئے بلکہ سب کے لئے کرتا ہوں مگر یہ جو تم نے فقرہ بولا کہ "دعا فرمائیں" یہ غلط ہے کیونکہ دعا میں بہت ہی عاجزی ہوتی ہے اور عاجز انسانوں کے لئے "فرمائیں" کا لفظ نہیں بولتے۔ میں تو ایک عاجز انسان ہوں اس کے بجائے کہا کرو "دعا کریں" حضرت خلیفۃ المسیح نے لفظ "دعا فرمائیں" کو ناپسند کیا ہے لہٰذا ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی اس کو ناپسند کریں۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 145-144)

"جماعت سے بہت محبت رکھتے تھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق روزانہ دریافت فرماتے کہ حضرت صاحب کہاں ہیں اور کیسی طبیعت ہے اور فرماتے کہ حضور کی طرف سے جماعت کو کوئی حکم آئے تو فوراً بتانا کہ میں امام جماعت کی کسی تحریک سے محروم نہ رہ جاؤں اور خاکسار کو نظام جماعت سے وابستہ رہنے کے متعلق بہت ہی نصیحتیں کرتے تھے اور فوائد بیان

کرتے۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 145)

مکرم عبدالمالک صاحب سے یہ واقعہ سماعت فرمایئے۔

"آپ کے اوصاف میں ایک بات یہ بھی نمایاں تھی کہ آپ نظام جماعت کی مکمل پابندی کرتے چاہے حکم دینے والا کوئی بھی ہوتا چنانچہ 1974ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کا واقعہ ہے کہ جلسہ گاہ کے راستے کی طرف ریلوے پھاٹک سے آگے ٹریفک کا رخ ریلوے روڈ کی طرف کر دیا گیا اور جلسہ گاہ کی طرف سیدھا راستہ اختیار کرنے کی صرف پیدل چلنے والوں کو اجازت تھی اس چوک میں خادم ڈیوٹی پر کھڑا تھا۔ اس نے حضرت چوہدری صاحب کو دیکھا تو عرض کیا کہ آپ کی گاڑی آگے نہیں جا سکتی البتہ پیدل جا سکتے ہیں جس پر کسی توقف کے بغیر کار سے نیچے اتر پڑے اور پیدل چل پڑے اور ذرہ برابر بھی برا نہ مانا۔ آپ کی نہایت درجہ کامیابی کا ایک راز نظام کی مکمل پابندی میں تھا۔ کاش ہم کو بھی ایسی سعادت ملتی رہے۔"

(خالد دسمبر 1985ء ص 168)

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق چوہدری صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی آپ نے خصوصی عقیدت کا تعلق برقرار رکھا امام جماعت احمدیہ کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جب بھی آپ کا ذکر آیا۔ بڑی محبت سے ذکر کیا۔ اکثر مسائل کے بارے میں حضور کو لکھا کرتے تھے حضور کے امام جماعت احمدیہ کے منصب پر فائز ہونے کے بعد ایک بار مجھے کہا کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس منصب جلیلہ پر فائز کرنے کے بعد آپ کو کس قدر تبحر علمی عطا کر دیا کہ بڑے بڑے پیچیدہ مسائل کو آپ یوں حل کرتے چلے جاتے ہیں کہ گویا ان میں کوئی مشکل تھی ہی نہیں پھر حضور کی انگریزی زبان کی قابلیت انگریزی زبان بولنے میں حضور کی مہارت اور روانی کا بالخصوص تذکرہ فرمایا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 74)

اطاعت امام کا نمونہ

مکرم مسعود احمد خان دہلوی کا بیان کردہ ایک واقعہ:۔

"58-1957ء کی بات ہے کہ چوہدری صاحب موصوف ربوہ آئے ہوئے تھے اور "بیت الظفر" میں مقیم تھے ایک روز میں ایک کام کے سلسلہ میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر گیا میں وہاں پہنچا ہی تھا کہ اتنے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلا کر ہدایت فرمائی کہ چوہدری ظفر اللہ صاحب کو فوری طور پر بلایا جائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی نظر مجھ پر پڑی تو کہا آپ دوڑے دوڑے جائیں اور محترم چوہدری صاحب تک یہ اطلاع پہنچا کر کہ حضور نے انہیں یاد فرمایا ہے اپنے ہمراہ لیتے آئیں میں بھاگم بھاگ بیت الظفر پہنچا۔ اپنے آنے کی اطلاع کرائی۔ چوہدری صاحب موصوف پورا لباس زیب تن کئے تشریف لائے یہ سنتے ہی کہ حضور نے فوری طور پر یاد فرمایا ہے کھڑے پاؤں اسی وقت میرے ہمراہ پیدل چل پڑے۔ آپ بہت تیزی سے لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے چل رہے تھے چلنے کی رفتار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ کی رومی ٹوپی کا پھندنا مسلسل ہوا میں اڑ رہا تھا میرے لئے قدم ملانا مشکل ہو گیا۔ آپ نے میرا سانس قدرے چڑھا ہوا دیکھ کر فرمایا میں تو اس لئے تیز چل رہا ہوں کہ مجھے فوری طور پر پہنچنے کا حکم ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ حضور کو زیادہ دیر انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 114-113)

ایک وجد آفریں ناقابل فراموش واقعہ

محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور کا بیان کردہ ایک وجد آفریں واقعہ:۔

"حضرت باباجی کا دستور تھا کہ بین الاقوامی عدالت سے فراغت کے بعد گرمیوں میں انگلستان میں اور سردیوں میں پاکستان میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ عموماً انگلستان سے اپنے پروگرام کی اطلاع بھجوا دیا کرتے تھے اور ہدایت ہوتی تھی کہ حضور کی خدمت میں عرض کر دینا کہ فلاں روز لاہور پہنچوں گا اور حضور کی خدمت میں حاضری کے لئے وقت اور تاریخ کا تعین کر لینا۔ ایک مرتبہ کسی ایسے ہی موقع پر ہم حضرت باباجی کے ساتھ لاہور سے ربوہ روانہ ہوئے۔ مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب بھی ساتھ تھے۔ راستہ میں خانقاہ ڈوگراں کے قریب کار کا ایک ٹائر پنکچر ہو گیا۔ کار میں ایک ٹیوب صحیح حالت میں موجود تھی اور خاکسار نے خیال کیا کہ ابھی بہت وقت ہے اس لئے خانقاہ ڈوگراں ایک مرمت والے کے پاس رک گیا تاکہ جو ٹائر پنکچر ہوا ہے اس میں دوسری ٹیوب ڈلوا لیں۔ کار سے ٹائر نکال کر مرمت والے کو دیا مڑ کر دیکھا تو سامنے کی سیٹ خالی تھی۔ شیخ صاحب پچھلی سیٹ پر تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ باباجی کہاں ہیں تو بتلایا کہ وہ کہہ گئے ہیں کہ میں اس بس میں سوار ہو جاتا ہوں۔ اگر کار ٹھیک ہو گئی تو تم راستے میں مجھے لے لینا ورنہ ابھی اتنا وقت ہے کہ میں بس پر بروقت ربوہ پہنچ جاؤں گا۔ خاکسار نے دیکھا تو ابھی بس میں سوار نہیں ہوئے تھے۔ بھاگ کر گیا اور یقین دلایا کہ ہم پانچ سے دس منٹ کے اندر روانہ ہو سکتے ہیں اور ابھی بہت وقت ہے تو بادل نخواستہ واپس تشریف لے آئے۔ خاکسار کی نگاہ سے وہ نظارہ محو نہیں ہوتا۔ 87 سال کی عمر کا یہ حضرت بانی سلسلہ کا رفیق، 'سلسلہ کا متواتر خادم'، جو بحیثیت پریذیڈنٹ جنرل اسمبلی فرسٹ سٹیزن آف دی ورلڈ (ساری دنیا میں نمبر ایک شخصیت) کہلایا۔ انٹرنیشنل کورٹ کا صدر رہا کس طرح اپنے نحیف بدن کو تیز تیز قدموں سے اس بوسیدہ بس کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہا تھا کہ اپنے روحانی آقا سے ملاقات کے لئے ایک لحہ کی بھی تاخیر نہ ہو۔ وہ اس ایک فعل سے کتنے سبق دے گیا۔ کتنے عہدوں کی حیثیت بتلا گیا۔ کتنی حقیقتوں کے راز کھول گیا اور میرے جیسے کتنوں کی گردنیں جھکا گیا۔ جب بھی وہ نظارہ یاد آتا ہے تو روح کانپ جاتی ہے اور ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 141،140)

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب سے ایک اور واقعہ سماعت فرمایئے:۔

"قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی نظم "دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو" جس روز سنی تو اس کا بار بار ذکر کیا اور اس کی ٹیپ کی خواہش کی۔ خاکسار نے بازار سے پتہ کروایا تو معلوم ہوا کہ اس قدر لوگوں نے اس کی خواہش کی ہے کہ دوسرے روز شام سے قبل حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس اثناء میں ایک دوست لاہور کے مل گئے جن سے وہ حاصل ہو گئی۔ باباجی کی خدمت میں پیش کی تو بہت خوش ہوئے۔ بار بار اسے سنا۔ اس سے قبل باباجی کو ریڈیو یا ٹیپ سنتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے علاوہ بعد میں کبھی دیکھا۔ جب ہم ربوہ سے واپس لاہور آئے تو اکثر حصہ راستہ کا اس ٹیپ کو سنتے رہے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 142،141)

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ چوہدری صاحب کے دلی تعلق کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

"حضور سے محبت کا جو عالم تھا اس کے بارے میں صحیح صورت حال بیان کرنا تو بڑا مشکل ہے۔ حضور کو بھی علم ہے کہ وہ کیا تھا اور حضور کو جو محبت تھی اس کا اظہار حضور کے خطبہ میں بھی ہے اور خاکسار اس کے متعلق علم بھی رکھتا ہے لیکن اس کے متعلق کچھ زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ صرف دو واقعات عرض کر دیتا ہے۔ باباجی کی شدید بیماری میں ایک دن امۃ الحی نے عین بیداری کے عالم میں یہ نظارہ دیکھا کہ حضور بڑی تیزی کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور باباجی کے بستر کے پاس قیام فرمایا ہے اور کافی دیر تک وہاں رہے ہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک نظارہ ملاقات کا اور محبت کا دکھلا دیا۔ ایک اور بزرگ (وہ ہدایت کرتے ہیں کہ میرا نام نہ بتلایا کرو) نے بیان فرمایا کہ عین اس دن اس وقت کہ جب لاہور میں نماز جنازہ ادا کر کے ربوہ روانگی تھی انہوں نے دیکھا کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے ہیں اور ان سے کہتے ہیں (نام لے کر) میں حضور سے مل آیا ہوں اور اب ربوہ جا رہا ہوں۔ اس جگہ خاکسار یہ بھی عرض کر دے کہ حضرت چوہدری صاحب اپنی زندگی میں آخری مرتبہ اپنی قوت سے (حضور سے سہارا لیا ہو تو لیا ہو) حضور کی تشریف آوری پر کرسی سے خود اٹھے تھے۔ اس کے بعد ہمیشہ سہارے سے ہی اٹھ سکے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 146-145)

مولانا ابوالمنیر نور الحق بیان فرماتے ہیں:۔

"ربوہ میں پہلے پہل آپ کا قیام حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ہاں ہوتا تھا۔ بعد ازاں اپنی کوٹھی بیت الظفر میں ٹھہرا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ کوٹھی آپ نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دے دی۔ پھر اگر وہاں ٹھہرنا ہوتا تو باقاعدہ اجازت سے وہاں قیام فرماتے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 147)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

اناجیل کے بارہ میں علماء بائبل کی تحقیق

کا ایک سنگ میل سن 36-1835ء

سن 36-1835ء میں مغربی علماء بائبل کی اناجیل کے بارہ میں سوچ میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا ہوئی۔ اس سال جرمنی کی معروف Tübingen University کے عالم ڈیوڈ فریڈرک سٹراس نے دو جلد پر مشتمل اپنی کتاب Life of Jesus Critically Examined شائع کی۔ جس میں مصنف نے چاروں اناجیل کے بیانات کو متوازی رکھ کر تدبر کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ اناجیل کے مصنفین جو واقعات بیان کرتے ہیں ان کے وہ عینی شاہد نہیں ہو سکتے بلکہ اناجیل کے مصنف کسی بعد کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے چرچ کے حلقوں میں مشہور واقعات کو آزادانہ طور پر استعمال کیا ہے سٹراس نے یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ معجزات مسیح کے بارہ میں اناجیل کے بیانات محض داستانیں ہیں جو عقیدت کی بناء پر اہمیت بڑھانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔

سٹراس کو اپنے ان نظریات کی وجہ سے Tübingen میں ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے اور زیورچ میں پروفیسری سے بھی محرومی اٹھانی پڑی۔

صدیوں سے یہ خیال چلا آرہا تھا کہ متی کی انجیل چاروں اناجیل میں سب سے پہلی انجیل ہے مگر 1835ء میں برلن کے ماہر السنہ Karl Lachman نے مضبوط بنیادوں پر یہ نظریہ پیش کیا کہ مرقس کی انجیل متی اور لوقا سے پہلے کی ہے اور یہ دونوں مرقس کی انجیل سے استفادہ کرتی ہے۔ تین سال بعد عیسائی دینی عالم Christian Wilke کی ٹھوس تحقیقات نے اس نظریہ کی تصدیق کر دی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ایک فاختہ کی فہمائش

رمضان المبارک کے آخری ایام تھے۔ بیت کے صحن میں ایک محویت کے عالم میں بیٹھا ذکرو فکر میں مگن تھا کہ قریب کے ایک درخت سے ایک فاختہ کی آواز نے چونکا دیا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ بڑی خوش الحانی سے سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کہے جا رہی ہے۔ میں متوجہ ہوا تو وہ مجھ سے یوں گویا ہوئی: "تم کون سا تیر مار رہے ہو۔ کونسا خاص کام کر رہے ہو جس پہ تم شیخی بگھار سکو۔ مجھے دیکھو۔ میرے ساتھی پرندوں کو دیکھو۔ سبھی حمد باری تعالیٰ میں مشغول۔ بڑے انہماک سے 'بڑے سریلے انداز میں' بڑے ذوق وشوق سے اس کی حمد کے گیت الاپ رہے ہیں۔ میرا دعویٰ بے دلیل نہیں قرآن کریم کھول کے تو دیکھو اس میں ذکر ملے گا کہ صرف شجرو حجر اور طیور ہی نہیں بلکہ آسمانوں اور زمینوں پہ جو کچھ ہے اور جو ان کے درمیان ہے' سبھی اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔" میں نے اس چونکا دینے والے انکشاف پہ غور کیا تو مجھے قرآن میں کوئی نو جگہ پہ یہ ذکر ملا (یقیناً اس سے زیادہ جگہ پر ہوگا) فاختہ پھر گویا ہوئی: "تم جو دھونی رمائے بیٹھے ہو۔ ذرا ہماری دنیا کا بھی تصور تو کرو۔ کیا سماں ہے! کیا ماحول ہے! ہر طرف اللہ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ اللہ کی مدح کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ اللہ کے گن گائے جا رہے ہیں۔ اس کی حکمت 'پاکیزگی' قدرت کا اقرار کیا جا رہا ہے۔ کر رہے ہو تم بھی ایسا؟ یا محض نمائش کے طور پہ چولا اوڑھ رکھا ہے؟" میں ندامت سے سر نیہوڑائے بیٹھا تھا کہ فاختہ پھر بولی: "اے انسان! ذرا مقابلہ تو کر کے دیکھ کیا تو نے وہ آیت پڑھی جس میں اللہ تعالیٰ انسانوں اور چرند پرند کا مقابلہ کرتا ہے" اور میں نے قرآن کریم کھولا تو یہ آیت ملی: "جو کوئی بھی آسمان میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اور اسی طرح جو کوئی زمین میں ہے۔ اور سورج بھی اور چاند بھی اور پہاڑ بھی اور درخت بھی اور لوگوں میں سے بہت سے۔" (حج۔ 19) میں نے یہ آیت دوہرائی تو فاختہ بولی: "دیکھا تم نے؟ باقی تو سبھی فرمانبرداری کر رہے ہیں لیکن سب انسان نہیں۔ تو کیا پھر بھی تمہیں اشرف المخلوقات کہلانے کا حق حاصل ہے۔ کیا تم ہم سے بہتر کہلا سکتے ہو؟" اور میں اس حقیقت حال آشکار ہونے پہ سوچ میں ڈوب گیا۔ ندامت نے مجھے پریشان اور پشیمان کر دیا۔ لیکن ابھی اس نے مجھے مزید سرزنش کرنی تھی۔ فاختہ پھر یوں گویا ہوئی: "اے انسان! تیرے چھوٹے سے عمل کے لئے اللہ' جس نے اپنے آپ پر رحمت فرض کر لی ہے' بہت سے انعام بھی مقرر کئے ہیں۔ پھر بھی تو اس طرف راغب نہیں ہوتا۔ ذرا دیکھ تو سہی کہ تجھ سے کیا معمولی سی توقع کی جاتی ہے اور اس کے بدلے میں انعامات کتنے شاندار ہیں۔" اس سرزنش نے مجھے شرمندگی کے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور میں پکار اٹھا: خدا کے لئے مجھے مزید شرمندہ نہ کرو۔ میں گناہگار ہوں' خطاکار ہوں' احسان فراموش ہوں۔ اب اپنی تقریر بند کرو اور مجھے سوچنے دو اور پھر میں سوچنے لگا کہ یہ جو اس نے کہا کہ تجھ سے معمولی توقع کی گئی مگر انعام شاندار مقرر کر دئے گئے' یہ کیا ہے؟ اور جب میں نے قرآن کریم اٹھایا تو مجھے یہ آگاہی ملی کہ ہم سے توقع تو بس اتنی کی جا رہی ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر اتنی سی بات کر لو گے تو بے شمار انعامات ملیں گے۔ میں نے قرآن کریم کے چند ہی اوراق پر نظر ڈالی تو صورت حال کچھ یوں نظر آئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔: "اور جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔" (نساء 70) یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور انعام اتنا شاندار کہ اس جماعت میں شامل کئے جانے کا امکان جو کہ انتہائی پاکباز' اللہ تعالیٰ کے مقربین کی جماعت ہے۔ کتنے شاندار تمغے! کیسے کیسے انعامات! ایک اور جگہ فرمایا: "اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پہ رحم کیا جائے۔" (آل عمران۔ 133) محض اطاعت نبھانے کا فرض اور اس کے بدلے رحم ملنے کی نوید۔ دوسری جگہ فرمایا: "اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔" (النور۔ 53) ایک معمولی کام کرو اور اپنی مرادیں پالو۔ کتنا آسان نسخہ ہے۔ ایک اور ارشاد: "اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ تب تم کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہارے لئے نور مقرر کر دے گا جس کی مدد سے تم تاریکی میں بھی چلو گے اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ بڑا بخشنے والا اور انتہائی کرم کرنے والا ہے۔" (الحدید۔29) کتنا بڑا انعام! رحمت نہیں بلکہ رحمت سے دوہرا حصہ ملنے کا وعدہ اور پھر ایک اور مژدہ جانفزا کہ نور ملے گا ایسا جو گناہ کی تاریکیوں کو زائل کر دے گا جو ایک چکاچوند پیدا کرے گا جس کے دم سے دن منور اور راتیں روشن ہو جائیں گی۔ اور یہی نور گناہ کی سیاہی کو دھو ڈالے گا۔ کتنا بڑا انعام! کتنے شاندار مستقبل کی اطلاع۔ پھر مزید انعامات کا تذکرہ۔ "جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی بدیوں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرتا ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" (التغابن۔10) کیا ستاری ہے کہ ہمارے گناہ' ہماری بدیاں ڈھانپ دی جائیں گی اور کتنا بڑا انعام کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کو اپنی جنتوں میں داخل کرے گا۔ ایسا اعلیٰ مسکن عطا کرے گا جس کا تخیل بھی ممکن نہیں۔ انعام اور قابل رشک انعام! اس انعام کی ایک اور جہت ملاحظہ کیجئے۔ "وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (حٰم سجدہ۔31) کتنی خوش قسمتی کہ اللہ کی ربوبیت قبول کرو اور پھر فرشتوں کے جلو میں چلتے چلے جاؤ۔ کتنے اچھے محافظ! کتنے اچھے ساتھی!! کتنا بڑا انعام!!!

میں سرنگوں کلام پاک پہ جھکا ہوا یہ سب پڑھتا رہا اور سوچتا رہا کہ ہم سے توقع کتنی معمولی سی اور انعام کتنے بے شمار۔ ایک شاندار مستقبل کی نوید' اعلیٰ انعامات کی تفصیل۔ مگر ہم ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ دنیا کے دھندوں میں کھوئے ہوئے۔ اللہ سے غافل' گناہوں کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ میں مغموم و پریشان' پژمردہ و بے حال ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ فاختہ ابھی درخت پہ بیٹھی میرا نظارہ کئے جا رہی تھی۔ اس نے پھر ایک سریلا نغمہ چھیڑا۔ شاید میری ڈھارس بندھانے کے لئے۔ اور یوں گویا ہوئی۔ "دیکھ لیا تم میں اور ہم میں فرق۔ ہم تو اللہ کا فرمان اور اپنا عہد نبھائے چلے جا رہے ہیں' اور تم' جن کے لئے اتنے انعامات مقدر ہو چکے' غافل بھی ہو اور لاپرواہ بھی۔ اب بھی وقت ہے کہ توبہ کر لو۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ گناہ سے لت پت ہو کے بھی اس سے مانگو۔ عاجزانہ التجا کرو وہ غفور و رحیم مغفرت بھی دے گا اور رحم بھی کرے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ پر رحمت فرض کر لی ہے۔ اٹھو اور اس کے در پہ دستک دو۔ اس کے آستانہ پہ سربسجود ہو جاؤ۔" مجھے فاختہ کی اس سرزنش میں روشنی کی ایک کرن نظر آئی۔ امید کا ایک پیغام ملا۔ میں پھر کلام پاک کی طرف متوجہ ہوا تو میری اس آیت پہ نظر پڑی۔ "تو ان کو ہماری طرف سے کہہ دے۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر گناہ کر کے ظلم کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔" (الزمر۔54) یہ امید کا پیغام دیتے ہوئے فاختہ رخصت ہوئی اور میں سجدہ میں گر گیا میری زبان پر امام الزمان کے الفاظ جاری ہوئے۔ "اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں آمین ثم آمین۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبصرہ

آب زلال

مصنف: مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ
صفحات: 120
مطبع: بلیک ایرو پرنٹرز لاہور

نہایت خوبصورت اور دلکش ٹائٹل اور مضبوط جلد سے آراستہ یہ کتاب مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ کے مضامین کا مجموعہ ہے یہ مضامین روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب کا پیش لفظ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے تحریر فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں "خدا کرے کہ اس مفید رسالہ کو جناب الٰہی میں بھی شرف قبولیت عطا ہو اور اس سے فائدہ اٹھانے والے دعوت الی اللہ کے میدان میں اخلاق فاضلہ کی زندہ کرامت سے تسخیر القلوب میں نمایاں طور پر کامیاب و کامران ہوں کہ فاضل مولف کی تمام تر علمی و قلمی اور فکری اور علمی کاوشوں کا نقطۂ مرکزیہ فقط یہی ہے۔"

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کے مضامین کا تعارف خود ان الفاظ میں کرایا ہے۔ "اس کتابچہ میں دو طرح کے مضامین شامل ہیں۔ شروع میں اخلاق فاضلہ کے تحت وہ مضامین ترتیب دیئے گئے ہیں جو کہ عمدہ انسانی اخلاق و عادات سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے بعد وہ مضامین رکھے گئے ہیں جو کہ چند برے اخلاق و عادات کو موضوع بنا کر تحریر کئے گئے ہیں۔ ان کے نقصانات پر سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ لہٰذا ان مضامین کو اخلاق سیئہ کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔"

فاضل مصنف نے جو اخلاق فاضلہ بیان کئے ہیں ان میں خلافت سے محبت اور اس کے تقاضے' وسعت حوصلہ' نرم زبان کا جادو' ہاتھ سے کام کرنے کی برکتیں' محنت کی عادت' خود اعتمادی' جذبۂ مروت' ماحول اور صحبت کا اثر' حقیقی اور دائمی جمال' داد دینے کی عادت' تحائف کا تبادلہ' اخلاق سیئہ میں جن عنوانات پر لکھا گیا ہے وہ ہے خود نمائی' دل آزاری' خلل اندازی' تکلف' فیشن کی غلامی' افواہ پھیلانے کی عادت' طول امل' ٹیلی ویژن اور وی سی آر کا بڑھتا ہوا رجحان' ایجادات جدیدہ کے اثرات' زیر نظر کتاب میں 22 مضامین شامل ہیں جن میں سے 12۔ اخلاق حسنہ اور 10 اخلاق سیئہ پر ہیں۔ شروع میں دو مضامین جماعت کے اخلاقی معیار اور قومی ترقی میں اخلاقی تعمیر کی اہمیت کے موضوع پر ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے نیک نتائج پیدا کرے اور اس کو مقبول خاص و عام کر دے آمین۔

(ی۔ س۔ ش)

دعا کرتے رہو ہر دم پیارو
ہدایت کے لئے حق کو پکارو
دعا کرنا عجب نعمت ہے پیارے
دعا سے آ لگے کشتی کنارے
(درثمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32608 میں عبیداللہ ولد محمد واحداللہ جاوید خان قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ کارکن صدر انجمن عمر21 بیعت 8.4.1995ء ساکن ربوہ دارالصدر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2650 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبیداللہ خان کارکن دفتر وصیت گواہ شد نمبر1 ملک محمد رفیق وصیت نمبر5665 گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر19425۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32609 میں مظفر محمود کاہلوں ولد منور محمود کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے تئیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر محمود کاہلوں 16/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 مدثر محمود کاہلوں برادر موصی مسل نمبر32610 گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں والد موصی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32610 میں مدثر محمود کاہلوں ولد منور محمود کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-11-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مدثر محمود کاہلوں 16/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 مظفر محمود کاہلوں برادر موصی مسل نمبر 32609 گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں والد موصی وصیت نمبر19425۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32611 میں محمد یاسین ولد سردار علی صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یٰسین دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 نذر محمد نذیر گولیکی وصیت نمبر15072 گواہ شد نمبر2 آصف ندیم دارالعلوم جنوبی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32612 میں ندیم احمد ولد سردار علی صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ندیم احمد 3/11 حلقہ بشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 نذر محمد نذیر گولیکی وصیت نمبر15072 گواہ شد نمبر2 آصف ندیم دارالعلوم جنوبی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32613 میں قمرالحق قریشی مربی سلسلہ ولد سراج الحق قریشی قوم قریشی پیشہ مربی سلسلہ عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2912 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قمرالحق قریشی مربی سلسلہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر1 محبوب الرحمٰن مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر30250۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32614 میں عبدالقیوم ولد عبدالمجید صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن پارک مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 99-11-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالقیوم گلشن پارک مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 غلام نبی قمر وصیت 16756 گواہ شد نمبر2 عبدالسمیع گلشن پارک مغلپورہ لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32615 میں مبشر ندیم ولد بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن L/18 ریواز گارڈن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 6 مرلہ واقع شکور پارک ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر ندیم L/18 ریواز گارڈن لاہور گواہ شدہ نمبر1 رشید احمد وصیت نمبر29854 گواہ شد نمبر2 شیخ محمد صدیق وصیت نمبر17013۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سب سے کم عمر عورت کھلاڑی کو ایک ملین پونڈ ملنے کا ریکارڈ

1997ء میں 16 سالہ سوئٹزرلینڈ کی ٹینس سٹار مارٹینا ہنگس ایسی سب سے کم عمر عورت سپر سٹار کھلاڑی بن گئی جس نے کبھی ایک ملین ڈالر (610426 پاؤنڈ) کمائے ہوں۔

اپریل 1997ء تک یہ نمبر ایک کھلاڑی تین ملین ڈالر (1ء87 ملین پاؤنڈ) جیت چکی تھی۔ اور اسی سال کے ستمبر تک صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اس نے مسلسل 37 فتوحات حاصل کر لی تھیں۔ نئے دور کے مقابلوں کی تاریخ میں اس سے پہلے صرف سٹیفی گراف (جرمنی) نے اپنا دور اس سے بہتر طور پر شروع کیا تھا جس نے 1987ء میں مسلسل 45 مقابلے جیتے تھے۔

ہنگس پہلی عورت کھلاڑی تھی جس نے چار ملین ڈالر (2ء5 ملین پاؤنڈ) کی حد صرف ایک سیزن میں پار کر لی تھی۔

سپانسر شپ کے سودوں میں اس کی آمدنی 5 ملین ڈالر (3ء1 ملین پاؤنڈ) سالانہ اس انعام کی رقم کے علاوہ ہے۔

1997ء میں اس نے 3ء4 ملین ڈالر (2ء12 ملین پاؤنڈ) جیت کر پورے سیزن کی کمائی کا ایک ریکارڈ قائم کیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم لطیف احمد صاحب معلم وقف جدید نگرپارکر کے بھائی مکرم محمد صدیق صاحب آف ہارون آباد بوجہ نمونیہ شدید بیمار ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے مکرم سید احمد علی سیالکوٹی صاحب سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد کے گھر جا کر بیمار پرسی کی آپ نے الفضل کے ذریعہ سب احباب سے دعا کی درخواست کی ہے کیونکہ کمزوری زیادہ ہے چلنے پھرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے ایک مقامی ٹی بی ہسپتال کا دورہ کیا ٹی بی کے بچوں نے دعا کی درخواست کی ہے۔

○ محترمہ طاہرہ محمود صاحبہ نگران لجنہ قیادت اسلامیہ پارک لاہور اہلیہ مکرم قریشی محمود احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ لاہور اپنی بیماری سے شفایاب ہونے پر تمام بہن بھائیوں کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

ولادت

○ مکرم نوید اقبال صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16۔ فروری 2000ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے بچی کا نام خنساء نوید تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم صوفی علی محمد صاحب (صوفی ہومیو شفا خانہ) کی پوتی ہے اور مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب ناصر آباد کی نواسی ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

نکاح

○ مکرمہ نادیہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب شاہد گلشن حدید کراچی کا نکاح مکرم عثمان حیدر صاحب ولد قریشی غلام حیدر صاحب حال جرمنی سے مبلغ چھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر 7۔ جنوری 2000ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے جمعہ کی نماز سے قبل پڑھا۔ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد جماعت احمدیہ حلقہ سٹیل ٹاؤن و گلشن حدید کراچی کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اجلاس یوم مسیح موعود و یوم پاکستان

○ مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام 23۔ مارچ 2000ء بروز جمعرات خلافت لائبریری میں یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان کی تقریب منعقد ہوئی۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم چوہدری خلیل احمد صاحب شروع ہوئی۔ مکرم حافظ محمود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بارے میں تقریر کی محترم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نے یوم پاکستان پر مفصل روشنی ڈالی اور یوم پاکستان کی تاریخ بتائی۔ اجلاس میں کل 15 اراکین شامل ہوئے۔

آخر میں محترم حافظ محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری جنرل مجلس نے حاضرین کو نصائح سے نوازا۔ اور دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان یوم تحریک جدید 14۔ اپریل 2000ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام کریں۔

(وکیل المال دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک لال خان صاحب)

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک لال خان صاحب ساکنہ مکان نمبر 24/55 دارالعلوم شرقی حلقہ نور۔ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 24/55 دارالعلوم رقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (دختر)
4۔ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ طاہرہ رفعت صاحبہ (دختر)
6۔ مکرم گوہر احمد صاحب (پسر)
7۔ مکرم ہمایوں احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا مثالی وقار عمل

23۔ مارچ 2000ء کو ربوہ کے بہت سے محلوں میں ایک دلچسپ اور ایمان افروز نظارہ دیکھنے کو آیا۔ 7 سے 15 سال کی عمر کے بچے جو اطفال الاحمدیہ کہلاتے ہیں صبح منہ اندھیرے تہجد کے وقت بیدار ہوئے۔ نو عمر اور کمسن بچوں کی ٹولیاں اپنے ساتھی اطفال کو بیدار کرنے کے لئے گلیوں کے چکر لگاتی رہیں۔ نماز تہجد اور فجر کے بعد یہ جواں ہمت بچے واپس گھروں کی طرف نہیں گئے بلکہ انہوں نے کدالیں اور بیلچے سنبھال لئے اور اپنے اپنے محلوں کی صفائی ستھرائی کا کام شروع کر دیا۔ جوں جوں سورج طلوع ہوتا رہا اور روشنی پھیلتی رہی ان بچوں کا جذبہ ایمانی بڑھتا چلا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اطفال کا یہ مثالی وقار عمل بہت کامیاب رہا۔ نگران بلاکس محلوں کے دورے کر کے نگرانی کرتے رہے وقار عمل دو گھنٹے جاری رہا۔ اس میں گلیوں پلاٹوں گراؤنڈز سے جھاڑیاں تلف کی گئیں۔ شاپر اٹھائے گئے۔ جگہ ہموار کی گئی۔ 57 محلہ جات میں سے 52 میں بھرپور وقار عمل ہوا۔ اطفال کی مجموعی تعداد 1701 تھی جنہوں نے وقار عمل میں حصہ لیا ان اطفال کے کام کا مجموعی دورانیہ 92 گھنٹے تھا۔ بہترین بلاک رہا جس کے نگران مکرم احمد نصیر الدین بابر صاحب نے اور ان کے ساتھی مکرم رضوان افضل صاحب نے بہترین کام کیا۔ بہترین وقار عمل محلہ بشیر آباد (بھٹیاں) میں ہوا جہاں 100 فیصد اطفال وقار عمل میں شامل ہوئے۔ ناظم صاحب اطفال ربوہ مکرم راشد جاوید صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ مکرم ملک عثمان احمد صاحب سیکرٹری وقار عمل اور ان کی پوری ٹیم نے بڑی محنت سے کام کر کے اس وقار عمل کو واقعی مثالی وقار عمل بنا دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

☆☆☆☆☆☆

آٹھویں سالانہ کھیلیں مجلس انصاراللہ ربوہ

23۔ مارچ کا دن عالمگیر جماعت احمدیہ اور اہل پاکستان کے لئے ایک تاریخ ساز اور غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ آج سے ایک سو گیارہ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لدھیانہ کے مقام پر مخلصین کی پہلی بیعت لی اور اس طرح اس روز جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم مسیح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اسی طرح بحیثیت پاکستانی ہم اس دن کو یوم پاکستان کے طور پر بھی مناتے ہیں۔ کیونکہ 23۔ مارچ 1940ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان پاس ہوئی جس کے نتیجہ میں الگ ریاست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے معرض وجود میں آئی۔

جماعت احمدیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اسے پاکستان کے قیام اور استحکام کے سلسلہ میں ایسی گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے جو تاریخ پاکستان کا ایک سنہری اور روشن باب ہیں۔

اس تاریخی دن کے حوالے سے مجلس انصاراللہ ربوہ ہر سال آل ربوہ ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھویں آل ربوہ سالانہ کھیلیں 23۔ مارچ کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ جوانوں کے جوان انصار نے دلچسپی اور ذوق و شوق کے ساتھ ان کھیلوں میں حصہ لیا اور اس تاریخی دن کو بھرپور طریق پر منایا۔

یہ مقابلہ جات انفرادی طور پر حلقہ جات اور بلاکس کی سطح پر ماہ فروری میں ہی شروع کرا دیئے گئے تھے۔ ان میں اول اور دوم آنے والوں کے درمیان 23۔ مارچ کو فائنل مقابلہ جات ہوئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں تیز سائیکل ریس، سلو سائیکل ریس، دوڑ 100 گز، کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا، مشاہدہ معائنہ اور میوزیکل چیئر شامل ہیں۔ اسی طرح تین اجتماعی مقابلہ جات کے فائنل بھی کرائے گئے جن میں رسہ کشی، والی بال اور پیغام رسانی شامل ہیں۔ رسہ کشی میں نصر بلاک ٹیم اول رہی، رحمت بلاکس کی مجموعی ٹیم نے والی بال کا میچ جیت لیا اور پیغام رسانی کا مقابلہ علوم بلاک (ب) نے جیت کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

ربوہ کے مختلف محلہ جات سے انصار شائقین یہ مقابلہ جات دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ آل ربوہ سالانہ کھیلوں کی انتظامیہ نے بڑے احسن رنگ میں مقابلہ جات کا انعقاد کروایا اور دیگر امور سر انجام دیئے۔

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان فائنل مقابلہ جات کے مہمان خصوصی تھے۔ آپ اختتامی تقریب سے پہلے تشریف لائے اور مقابلہ جات سے لطف اندوز ہوئے۔ آخر پر تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد مکرم و محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ و نگران اعلیٰ مقابلہ جات نے مقابلہ جات کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ محترم مہمان خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے، انصاراللہ کا عہد دوہرایا اور اختتامی دعا کروائی۔ تقریب کے بعد جملہ مہمانان کی خدمت میں چائے سے تواضع کی گئی۔ اس طرح 23۔ مارچ کے حوالے سے ربوہ میں منعقد کی جانے والی یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 29 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ۔ یکم اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-30
اتوار 2۔ اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-31
اتوار 2۔ اپریل۔ طلوع آفتاب۔ 5-54

پاکستان میں فوجی حکومت قبول نہیں

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے جنرل پرویز مشرف پر واضح کیا ہے کہ پاکستان میں فوجی حکومت کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ جنرل پرویز کے پاس فوجی انقلاب برپا کرنے کا چاہے کتنا ہی معقول جواز کیوں نہ ہو انہیں بہرحال جمہوریت بحال کرنی پڑے گی۔

جمہوریت بحال کرنا چاہتا ہوں

جنرل مشرف نے ملائیشیا کے دورے کے دوران کہا میں سپاہی ہوں۔ مستقل اقتدار میں رہنے کا قطعی کوئی ارادہ نہیں۔ جمہوریت بحال کرنا چاہتا ہوں مگر اس کے لئے کوئی ٹائم ٹیبل نہیں دے سکتا۔ پہلے ملک سے بدعنوانی ختم کروں گا۔ انہوں نے ملائیشیا کے سرمایہ کاروں سے کہا کہ پاکستان میں سرمایہ لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر قیمت پر ایٹمی صلاحیت برقرار رکھیں گے۔

مجاہدین سے کشیدگی کم کرنے کو کہوں گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میں مجاہدین سے مقبوضہ کشمیر میں کشیدگی کم کرنے کو کہوں گا۔ بھارت سے مذاکرات کی راہ ہموار کرنے کیلئے مجاہدین پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن بھارت بھی متنازعہ علاقے میں انسانی حقوق کا احترام کرے۔ یکطرفہ قدم نہیں اٹھا سکتے۔ مذاکرات کیلئے دونوں ملکوں کو مثبت اقدام کرنا ہوں گے۔

طورخم میں بم دھماکہ 8 ہلاک

پاک افغان بارڈر کے قریب علی الصبح طورخم میں بم کے ایک شدید دھماکے سے تین عورتوں سمیت آٹھ افراد ہلاک اور 18- زخمی ہوئے۔ یہ بم پشاور سے 50 کلومیٹر دور کراکری کی ایک دکان میں رکھا گیا تھا۔

قتل کا بدلہ 10- کو ہلاک کردیا

فیصل آباد کے قریب تاندلیانوالہ سے نو کلومیٹر دور ٹھٹھہ بھلروان میں ایک شخص نے اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے اپنے حقیقی بھائی اسکی بیوی، تین بیٹیوں چھ ماہ کے نواسے اور چار بیٹوں سمیت کل 10- افراد کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ حملہ آوروں کی تعداد 8 تھی جو فائرنگ کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

پہلی بار اشارہ دیا

ممتاز جریدے فنانشل ٹائمز نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے پہلی بار مجاہدین پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ ایک امریکی اخبار نیوز ڈے نے لکھا ہے کہ صدر کلنٹن کو پاک بھارت تعلقات میں ڈرامائی پیش رفت کی توقع ہے تو انہیں مایوسی ہوگی۔

ریلیف دینا اور مجبوری

گورنر پنجاب جنرل (ر) محمد صفدر نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ریلیف دینے آئے ہیں۔ مگر کرائے بڑھانا ہماری مجبوری تھی۔

ہم نے کوئی مطالبہ نہیں مانا

چیف ایگزیکٹو کے مشیر قومی امور جاوید جبار نے کہا ہے کہ کلنٹن کا دورہ کامیاب رہا۔ ہم نے ان کا کوئی مطالبہ نہیں مانا۔ مشرف نے کلنٹن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کیں۔

گواہ ناقابل اعتبار

طیارہ سازش کیس میں وکیل صفائی نے کہا کہ اسلام آباد سے کراچی کوئی کال نہیں ہوئی۔ استغاثہ کوئی ریکارڈ پیش نہیں کرسکا۔ گواہ ناقابل اعتبار اور استغاثہ کے بیانات متضاد ہیں۔ استغاثہ نے رانا مقبول کو ایک ہی وقت میں 3 مقامات پر دکھا دیا۔ خصوصی عدالت موت تو کیا عمر قید کی سزا بھی نہیں دے سکتی۔

دکانیں کرایہ کے لئے
ڈگری کالج روڈ بالمقابل رحمان کالونی
دو دکانیں کرایہ پر دینی ہیں۔
رابطہ۔ ارشد خان بھٹی پراپرٹی ڈیلر
فون 212764

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ۔ فون 944
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
(گائنی میڈیکل سرجیکل میٹرنٹی)
الٹراساؤنڈ زیر نگرانی لیڈی الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ
تعارفی قیمت صرف 200 روپے
ای سی جی کلینیکل لیبارٹری
افتتاح انشاء اللہ یکم اپریل 2000ء
مشورہ مفت (یکم اپریل تا 10 اپریل 2000ء)
(10 دن تک)
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فزیشن اینڈ سرجن
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ

نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتابیں اور کاپیاں بارعایت دستیاب ہیں۔
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون 212297

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور رحمت بازار ربوہ
اوقات آجکل۔ صبح 8:30 تا 2:00 بجے
شام 5:00 تا 9:00 بجے
نیز ہمارے تیار کردہ ہومیو پیتھک بکس دوسرے سٹورز پر بھی دستیاب ہیں۔

ناصر کنڈر گارٹن - دارالرحمت وسطی
یکم اپریل 2000ء سے داخلہ شروع ہوگا۔ مانٹیسری (Montessori) پریپ۔
جماعت اول سے جماعت پنجم تک بچے اور بچیوں کے لئے۔
جماعت ششم سے جماعت ہشتم تک صرف لڑکیوں کیلئے۔ شفیق اور محنتی استانیاں جماعت اول سے جماعت پنجم تک انگریزی مضمون لازمی ہونے کے نتیجہ میں بچوں کو مناسب حد تک جلد انگریزی زبان میں بولنا سکھا دیتی ہیں۔
(پرنسپل)

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9

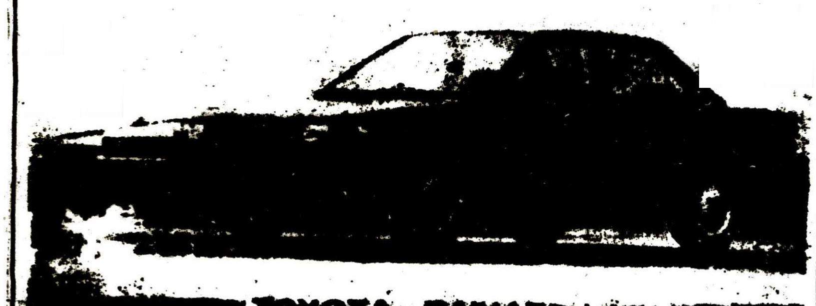

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون : 021-7724606
7724607-7724609

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61